

## 97516- ظہر کی نماز تا خیر سے ادا کرتے ہیں، تو کیا اکلیے نماز پڑھ لے یا ان کیساتھ ہی پڑھے؟

سوال

میرے علاقے میں ظہر کی نماز عصر کا وقت شروع ہونے سے صرف آدھا گھنٹہ قبل ادا کی جاتی ہے، اب میرے لیے افضل کیا ہے کہ میں ان کیساتھ باجماعت نماز ادا کروں یا ظہر کے اول وقت میں اکلیا ہی ادا کروں؟

پسندیدہ جواب

اول :

اللہ تعالیٰ کے ہاں پسندیدہ اعمال میں اول کی وقت کی نماز بھی شامل ہے، جیسے کہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح احادیث میں ثابت ہے۔

نیز نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی نماز اول وقت میں ادا کرنے کیلئے بھرپور کوشش کرتے تھے، اسی طرح صحابہ کرام بھی اول وقت میں نماز ادا کرتے تھے، ان کا یہ عمل فرمان باری تعالیٰ :

(فَاسْتَبِقُوا النَّجَّارَاتِ)

ترجمہ : نبی کے کاموں میں جلدی کرو [المقرة: 48]

اسی طرح اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

(وَسَارِ عَوَالَيْ مَغْفِرَةً مِنْ زَبْنِمْ وَجْهَةً عَرْضَهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أَعْدَثَ لِلنَّصِّينَ)

ترجمہ : اپنے رب کی مغفرت اور آسمان و زمین کے برابر چوڑائی والی جنت کی طرف دوڑتے چلے آؤ، جسے صرف متنقی لوگوں کیلئے تیار کیا گیا ہے۔ [آل عمران: 133]

اس لیے آپ اپنے علاقے والوں کو نبوی طریقہ کار کے مطابق اول وقت میں نماز پڑھنے کی تلقین کریں، کیونکہ اس قدر نماز کو منحر کرنے سے ممکن ہے کہ نماز ضائع ہی نہ ہو جائے۔

تاہم اگر نماز اس قدر منحر کرنے کا کوئی عذر ہو مثلاً کوئی ضروری کام یا شدید گرمی ہوتی ہے تو پھر اس میں کوئی حرج نہیں ہے؛ کیونکہ شدید گرمی میں ظہر کی نماز کو قدر سے منحر کرنے کا ذکر احادیث میں ملتا ہے، اور اسی کو احادیث میں "ابراہ" کہا گیا ہے۔

اس بارے میں مزید جانے کیلئے سوال نمبر : 39818) کا جواب ملاحظہ کریں۔

دوم :

اول وقت میں اکلیے نماز پڑھنا افضل ہے یا آخری وقت میں جماعت کیساتھ ادا کرنا افضل ہے؟ اس بارے میں علمائے کرام کی متعدد آراء ہیں :

چنانچہ کچھ اہل علم آخری وقت کی باجماعت نماز کے مقابلے میں اول وقت کی تنہ نماز کو افضل کہتے ہیں۔

جبکہ کچھ اہل علم آخری وقت کی باجماعت نماز کو اول وقت کی تنہ نماز سے افضل کہتے ہیں۔

اور کچھ کی نمازو بارا دا کرنے کی رائے ہے تاکہ دونوں فضیلیتیں مل جائیں۔

چنانچہ حطاب رحمہ اللہ "مواہب الجلیل" (1/404) میں کہتے ہیں :  
"اول وقت میں اکلیے نماز ادا کرنا آخری وقت میں باجماعت ادا کرنے سے افضل ہے، انہوں نے یہی بات امام مالک رحمہ اللہ سے بھی نقل کی ہے"

اور امام نوی رحمہ اللہ الجمیع (2/303) میں کہتے ہیں :  
"ہم جس نتیجے پر پہنچے ہیں وہ یہ ہے کہ ایسے نمازی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے مطابق دوبار نماز پڑھنی چاہیے : ایک بار تہنا اول وقت میں تاکہ اول وقت میں نماز کا ثواب مل جائے، اور دوسرا بار جماعت کیسا تھا کہ جماعت کا ثواب مل جائے، اور اگر دونوں میں سے ایک ہی بار نماز پر اکتفا کرنا چاہے تو آخری وقت میں جماعت ملنے کا یقین ہو تو پھر نماز باجماعت ادا کرے؛ تاکہ باجماعت نماز ادا کرتے ہوئے نماز کا شمار بھی اپنا سکے، ویسے بھی باجماعت نماز ادا کرنا ہمارے ہاں فرض کفایہ ہے، تاہم ایک وجہ [فتیٰ مذاہب میں جزوی موقف] کے مطابق فرض عین بھی ہے، ہمارے شافعی فتاویٰ کرام میں سے ابن خزیمہ بھی نماز باجماعت کو فرض عین کہتے ہیں، نیز فرضیت کا موقف امام احمد سعید متعدد علمائے کرام کا ہے، لہذا اگر نماز باجماعت ادا کر لے تو اس طرح اختلاف ہی ختم ہو جائے گا، کیونکہ تاخیر سے جماعت کروانے پر کوئی بھی گناہ ملنے کا قاتل نہیں ہے، تاہم اتنا کہا جا سکتا ہے کہ اگر بہت زیادہ تاخیر ہو تو اکلیے نماز پڑھنا افضل ہے، لیکن اگر معمولی تاخیر ہو تو انتظار کر کے نماز باجماعت ادا کرے یہی افضل ہے" انتہی

بہوتی رحمہ اللہ "کشف القناع" (1/457) میں کہتے ہیں :  
"پہلے گزر چکا ہے کہ نماز باجماعت اول وقت کی نماز سے مطلقاً طور پر افضل ہے؛ کیونکہ باجماعت نماز ادا کرنا واجب ہے اور اول وقت میں نماز ادا کرنا سنت ہے، جبکہ سنت اور واجب میں کوئی مقابلہ نہیں ہوتا" انتہی

ہمیں -واللہ اعلم - یہ محسوس ہوتا ہے کہ :  
باجماعت نماز ادا کرنا اکلیے نماز ادا کرنے سے افضل ہے؛ کیونکہ باجماعت نماز ادا کرنے کی خصوصی فضیلت ہے، اور اس طرح اسلام کا ایک عظیم شعیرہ بھی ادا ہو گا؛ ویسے بھی اہل علم کے صحیح موقف کے مطابق نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے۔  
تاہم اگر آپ کلیے اتنی دیر انتظار کرنا مشکل ہو جائے تو آپ اول وقت میں اکلیے نماز ادا کر سکتے ہیں، بشرطیکہ آپ کو جماعت کلیئے دوسرا کوئی شخص یسر نہ ہو۔

واللہ اعلم